مدینے کے لئے

موجِ غزل مشاعرہ نمبر ۴۰۹
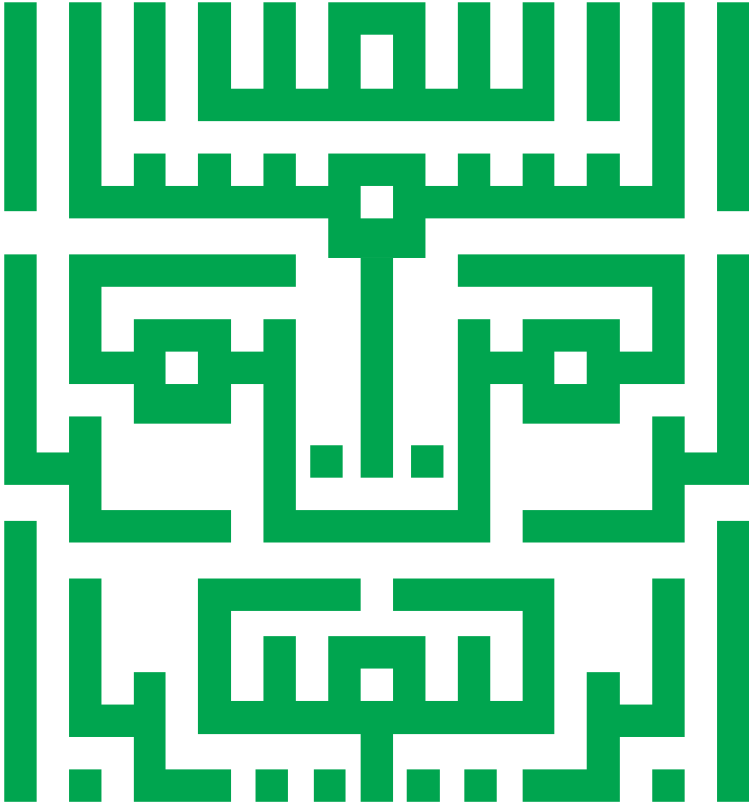
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مدینے کے لئے

موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۴۰۸

مرتّبہ:
نوید ظفر کیانی

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام
https://archive.org/details/@nzkiani
nzkiani@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی آن لائن مشاعرہ

موجِ غزل

طرحی مشاعرہ

اپنے دور کے عظیم صوفی منش شاعر

سیّد رفیق عزیزی

کی یاد میں ایک شام

۲۳/مارچ ۲۰۲۴ء

خوش آمدید

طرحی مصرع

کاش اُٹھے ہر قدم میرا مدینے کی طرف

افاعیل: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

قوافی: میرا، طیبہ، وعدہ، دنیا وغیرہ ردیف: مدینے کی طرف

۴۰۹

طرحی مشاعرہ و نظم رنگ

میزبان ہاشم علی خان ہمدم، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بینا

محمد رضا طیبی اور احبابِ موجِ غزل

نظم

مدینہ

موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۴۰۹

عالمی آن لائن مشاعرہ

موجِ غزل

طرحی رنگ

۲۳/مارچ ۲۰۲۴ء

اپنے دور کے عظیم صوفی منش شاعر

سیّد رفیق عزیزی

کی یاد میں ایک شام

۴۰۹

فہرست

رضوانہ اجمل ملک اعوان

روبینہ شاہین بیناؔ

سیّد محمد خورشیدؔ احمد سہسرامی

شاہین فصیح ربّانی

غلام مصطفیٰ امجدؔ بہاری

محمد احسنؔ وڑائچ

محمد رضاؔ نقشبندی

ناصرؔ مجگانوی

نوید ظفر کیانی

ہاشم علی خان ہمدمؔ

تعظیم احمد

ڈاکٹر محمد اظہر خالدؔ حاشر

انجینئر سخی مست

انعام الحق معصوم صابری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے دیکھو ساتھ میں لایا مدینے کے لئے
نعت کے اشعار کا تحفہ مدینے کے لئے

میرے ہونٹوں پر ہمیشہ سے ہے یارب یہ دعا
"کاش اٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لئے"

مجھ کو بھی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا لیجے مدینے میں کبھی
کیسی کیسی جا رہی دنیا مدینے کے لئے

دِل میں لے کر یہ تمنا میں تو بیٹھا کب سے ہوں
پیارے آقا ﷺ آپ کے مکہ مدینے کے لئے

آ گیا ہے اب تصور میں حسیں روضہ مرے
کھل گیا ہے دل میں گل دستہ مدینے کے لئے

ساتھ لے صدیق کو حیدر کو بستر پر سلا
چل دیئے تھے رات کو آقا ﷺ مدینے کے لئے

کوئی جنت بھی دکھائے گا کبھی معصوم کو
وہ یہیں رہ جائے گا واللہ مدینے کے لئے

ایم یاسین آرزوؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا جینا اور ہے مرنا مدینے کے لئے
اُٹھ رہا ہے ہر قدم اپنا مدینے کے لئے

میں بڑا مجبور ہوں بے دست و پا لاچار ہوں
کیجئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی چارہ مدینے کے لئے

دوستو دیوانگی تم دیکھ لو مری ذرا
سر میں بیٹھا ہوں لئے سودا ، مدینے کے لئے

دِل محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے میرا دھڑکتا ہے سدا
خواب آنکھوں نے مری دیکھا مدینے کے لئے

ہے خدا رختِ سفر یاسین کا ، صلِ علیٰ
رہنما ہو جایئے مولا ، مدینے کے لئے

پھول مجھ میں کِھل اُٹھے ہیں اور مہک اُٹھا ہوں میں
جب بھی میں نے آرزو سوچا مدینے کے لئے

حاشرؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شوق لکھنے کا رہا اتنا مدینے کے لیے
سب تخیل ہو گئے یکجا مدینے کے لیے

کس طرح سے قید کاٹوں نعت میں اوزان کی
دل میں ہیں ارماں مرے کیا کیا مدینے کے لیے

کون کہتا ہے کہ مال و زر سے جاتے ہیں وہاں
ورد کا تم طے کرو رستہ مدینے کے لیے

نہ لکھوں طیبہ پہ گر تو شاعری بے سود ہے
دیکھو مدحت کارواں دریا مدینے کے لیے

کیا عجب تھا اے خدا کہ وردِ اسمِ ذات سے
مثل طائر آدمی اُڑتا مدینے کے لیے

دستِ حاشرؔ چین پانے کے لیے لکھتا ہے نعت
سب سخن ور کر چلے چرچہ مدینے کے لیے

خورشید عالم خورشیدؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اذن جب سرکار ﷺ سے آیا مدینے کے لئے
پوچھتا میں پوچھتا، پہنچا مدینے کے لئے

پوچھتا پھرتا تھا میں رستہ درِ سرکار ﷺ کا
اس قدر دل یہ تڑپتا، تھا مدینے کے لئے

دل خوشی سے جھوم اٹھتا قربِ طیبہ سوچ کر
ہر قدم جو میرا اٹھتا، تھا مدینے کے لئے

اتنی چاہت تھی مرے دل میں درِ سرکار ﷺ کی
چھوڑ کر جانا پڑا کعبہ مدینے کے لئے

آج میرے دل کی حسرت ہوگئی پوری، سنیں
رات دن خورشیدؔ میں روتا، مدینے کے لئے

ڈاکٹر حامد حسین

سسوا، موتیہاری بہار

مدینہ

جس وقت سے آئے مرے سرکار مدینہ
اس وقت سے اب تک گل وگلزار مدینہ

آئی صدا پھر مرحبا تشریف جو لائے
ملنے کو قبا آئے سبھی سردار مدینہ

تاجر لئے آنے لگے سامانِ تجارت
پھر خوش نما سا بن گیا بازار مدینہ

سب سو گئے سب کھو گئے پرکیف فضاء میں
اب تک ہے مگر دیدۂ بیدار مدینہ

نکلا نہیں حامدؔ کبھی طیبہ کے سفر پر
خوش بخت ہیں جو کرلیا دیدار مدینہ

ڈاکٹر حامد حسین
سسوا، موتیہاری بہار

مدینہ

نبی ﷺ آئے یثرب بنائے مدینہ
قرینے سے ہو سب سجائے مدینہ

کئے بیعت ثانی جو آئے صحابہ
مشیب کو ہمراہ لائے مدینہ

اراضی یہی ہے دکھایا گیا جو
یہی سرزمیں ہے بتائے مدینہ

گئے جو تھے حبشہ بلائے سبھی کو
صحابہ سبھی ملنے آئے مدینہ

امانت حوالے کئے سب علی کے
لئے قافلہ ساتھ آئے مدینہ

چلے آئے وادی قبا ہے جہاں پر
گھرانے کو اپنے بلائے مدینہ

جو امن و اماں کی ضرورت پڑی تو
سلیقے سے پھر سے بسائے مدینہ

رضوآنہ اجمل ملک اعوان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور چہرہ نورِ رب لایا مدینے کے لیے
کر کے ہجرت مکہ سے آیا مدینے کے لیے

حکمِ ربی سنگ وہ صدیق اکبر کے چلے
تا ابد یہ نورِ رب اترا مدینے کے لیے

اپنے بستر پر سلایا ہے علی کو آپ نے
رات کو پیغامِ رب پایا مدینے کے لیے

بن گیا یثرب مدینہ سرزمیں رحمت بنی
امن کا پرچم جو لہرایا مدینے کے لیے

یہ بلاؤں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہے
رب کی رحمت کا سدا سایہ مدینے کے لیے

ہو بصارت یا بصیرت، طیبہ سے ملتی رہے
ہے یہ خوابِ دیدۂ بینا مدینے کے لیے

ابتدائے عشق بھی وہ انتہائے عشق بھی
میری چاہت شدتِ جذبہ مدینے کے لیے

گفتگو طیبہ کی ہو یا جستجو بطحا کی ہو
ہر قدم ہر راستہ میرا مدینے کے لیے

وہ یتیموں کے ہیں ملجا بے کسوں کے والی بھی
دل میں اک حاجت لیے پھرتا مدینے کے لیے

یہ زمانہ تا ابد ہوتا رہے گا فیض یاب
رحمتِ رب کارواں دریا مدینے کے لیے

آ گیا مجھ کو بلاوا میں مدینے کو چلی
ہر اثاثہ اور سرمایہ مدینے کے لیے

یا الہیٰ میں دعائیں تجھ سے روزانہ کروں
ہو مرا جینا مرا مرنا مدینے کے لیے

چن لیا آنی کو مدحت کے لیے الحمد شکر
یہ قصیدہ سہرہ لکھوایا مدینے کے لیے

رضوآنہ اجمل ملک اعوان

مدینے کو چل

رہِ وفا ہے سجل ہے چل مدینے کو چل
ملے گا الفت کا پھل کہے چل مدینے کو چل

نہیں مجھے کرنا شہر اپنے گزر بسر اب
یہ دل گیا ہے مچل کہے چل مدینے کو چل

اُچھل کے پُر زور ایسے دھڑکے، بدن سے نکلے
خرد بھی اس کو سنبھل کہے چل مدینے کو چل

تجھے بتاؤں اے دل کہ کیا دستِ خالی میں ہوں
خدا نکالے گا حل کہے چل مدینے کو چل

نگہِ کرم ہو گی، تو منزلیں سہل ہوں گی ساری
وہاں پڑھیں گے نفل کہے چل مدینے کو چل

خدا کی تابانی سے سے مزین مرے محمد ﷺ
وہ نور اک بے مثل کہے چل مدینے کو چل

اگرچہ پردہ نشیں ہیں پر بے خبر نہیں ہیں
اے دل یہی تو ہیں پل کہے چل مدینے کو چل

تُو کیوں لگاتی ہے دنیا دل میں مرے یوں ڈیرے
اے دنیا دل سے نکل کہے چل مدینے کو چل

اے موت آنا مدینے اس شہر گھات مت کر
ہو در پہ لمحہ اٹل کہے چل مدینے کو چل

تونگری کچھ نہیں ہے حُبِ نبی ﷺ کے آگے
تُو چھوڑ اُونچے محل کہے چل مدینے کو چل

روبینہ شاہین بیناؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں ارماں، سر میں تھا سودا مدینے کے لئے
رہگذر خود زیرِ پا آیا مدینے کے لئے

اس سفر میں مہر و انجم کو بھی پایا ہم رکاب
میں ہی کب چلتی رہی تنہا مدینے کے لئے

اسوہَ حسنہ پہ گزرے زندگانی کا سفر
"کاش اٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لئے"

رحمتوں کا برکتوں کا چھم چھمایا برشگال
اذن جب پایا حضوری کا مدینہ کے لئے

تشنگی کچھ اور بھی کچھ اور بھی بڑھنے لگی
جب نظر آیا مجھے رستہ مدینے کے لئے

گلشن عالم بھی ہوتے ہیں اسی سے فیضیاب
نام موزوں جنتِ ماوی مدینے کے لئے

دیدۂ بینا پہ ہی جلوے نہ ہوں گے منکشف
دل بھی بینا چاہیے بیناؔ مدینے کے لئے

سیّد محمد خورشیدؔ احمد سہسرامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بلاوا آئے گا میرا مدینے کے لیے
نعت پڑھتا جاؤں گا واللہ مدینے کے لیے

صرف جنت ہی نہیں جن و بشر کہتے ہیں یہ
جان و دل قربان ہے واللہ مدینے کے لئے

پل میں لے جائے اڑا کر ان کے شہرِ پاک میں
کاش کہ آئے کوئی جھونکا مدینے کے لیے

وہ مقدر کا سکندر کیوں نہ کہلائے بھلا
روز آنا جانا ہے جس کا مدینے کے لیے

پا گیا ہے وہ سکونِ دائمی رب کی قسم
جس کی قسمت میں لکھا مرنا مدینے کے لئے

کھینچے اس کو شوق سے واللہ شفاعت کی نگر
جاتا ہے جو دیکھیے رستہ مدینے کے لیے

زندگی میں رب تعالیٰ سے دعا ہے بس یہی
"کاش اٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لیے"

جا کے ان کو حال دل اپنا سناؤں گا میں سب
زندگی میں ہو کبھی جانا مدینے کے لیے

باغِ جنت کی تمنا ہے نہیں خورشیدؔ کو
بس ملے دو گز زمیں مولیٰ مدینے کے لیے

شاہین فصیح ربانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب روانہ ہو گئے آقا مدینے کے لیے
کھل گیا رحمت کا دروازہ مدینے کے لیے

آپ آئے، کفر کی ناپاکیاں سب دھل گئیں
نام طیبہ منتخب ٹھہرا مدینے کے لیے

کیا بتاؤں بھیڑ ہے ان راستوں میں کس قدر
جا رہی ہے ساری ہی دنیا مدینے کے لیے

قدرتِ حق سے ہی مجھ کو پر نہیں بخشے گئے
ورنہ میں اڑ کر چلا جاتا مدینے کے لیے

رہنمائی مانگتا میمِ محمد سے فصیح
جا رہا ہے شہریٔ دینہ مدینے کے لیے

غلام مصطفیٰ امجدؔ بہاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کاش کھل جاتا مرا رستہ مدینے کے لئے
نغمۂ صلی علیٰ سجتا مدینے کے لئے

بے قراری بڑھ گئی آنکھیں ہوئی ہیں اشکبار
ہند سے جب بھی کوئی نکلا مدینے کے لئے

ہے یہی ہر عاشقِ سرکار کے دل کی صدا
"کاش اٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لئے"

لب دہن موئے ذقن قلب و جگر کہنے لگے
جب بلائیں مصطفیٰ جانا مدینے کے لئے

کون اس دیوانۂ سرور کا اندازہ کرے
جس نے ہے دل کو لٹا ڈالا مدینے کے لئے

عشق کتنا تھا شہ لولاک سے سہراب کو
پاؤں پیدل چل دیئے شیدا مدینے کے لئے

منتظر کب سے ہوں بیٹھا ہجر میں سرکار کے
کاش مل جاتا کبھی ویزا مدینے کے لئے

اپنی قسمت پر میں اتراتا بہت امجدؔ میاں
اِذن پاتا جس گھڑی جاتا مدینے کے لئے

محمد احسن وڑائچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواب ہے شام وسحر سب کا مدینے کے لئے
"کاش اٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لئے"

اب وہاں بھی دیکھ لینا مسکن کر دو بیاں
چل دے سکہ شہِ بطحا مدینے کے لئے

قربِ یزداں ہے، نبی ﷺ کا عشق ہے
کہ ریاض الجنہ سی ہے جا مدینے کے لئے

اے نبی ﷺ میں ہوں غلام ابن غلام ابن غلام
دِل رہے بیکل سدا میرا مدینے کے لئے

اہلِ ِکسا یثرب میں جب اک ِکسا میں آ گئے
عرش سے جبریل بھی اُترا مدینے کے لئے

وہ محمد ﷺ کے غلاموں میں ہیں احسنؔ بالیقیں
اذن دے دیں جو شہِ بطحا مدینے کے لئے

محمد رضا نقشبندی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیدا کر اسباب اب مولا مدینے کے لئے
دل کے اندر سے بنا رستہ مدینے کے لئے

اے رسولِ ہاشمی یہ آپ سے فریاد ہے
رو رہا ہوں ہجر میں آقا مدینے کے لئے

سارے عالم کو جہاں سے مل رہی ہیں رحمتیں
اور میں لکھوں بھلا کیا کیا مدینے کے لئے

خواب میں دیدارِ شہرِ جانِ جاناں ہو گیا
میں نے سوتے وقت سوچا تھا مدینے کے لئے

کاش ہر جلوہ برائے آنکھ ہو گنبد حسیں
کاش اٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لئے

ناصرؔ مجگانوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکم پاتے ہی چلے آقا مدینے کے لئے
رب کی طاعت میں وطن چھوڑا مدینے کے لئے

کفر کے سارے عزائم کا پتہ جب لگ گیا
ساتھی تب بوبکر رضی اللہ عنہ کو پایا مدینے کے لئے

دیکھ پائے کچھ نہیں وہ دشمن دیں آپ کو
دھول جھونکی راستہ پکڑا مدینے کے لئے

بعد ان کے سارے ہی اصحابؓ ہجرت کر گئے
کر دیا قربان سب اپنا مدینے کے لئے

دل مچلتا ہے یہ بے حد شہر اقدس دیکھنے
”کاش اٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لئے“

روضہ کی ناصرؔ زیارت ہو سکے ہے التجا
دِل بڑا بے چین ہے پایا مدینے کے لئے

نوید ظفر کیانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"کاش اُٹھے ہر قدم میرا مدینے کے لئے"
لے کے نکلے مجھ کو ہر رستا مدینے کے لئے

دل ہے تو کیونکر نہ ہر دھڑکن میں ہو صلِ علیٰ
جاں ہے تو کیسے نہ ہو صدقہ مدینے کے لئے

چپ رہوں تو گونج اُٹھوں میں سرودِ نعت سے
گنگناؤں تو بنوں نغمہ مدینے کے لئے

کیسی سرمستی میں چلتی ہے مدینے کی طرف
یہ صبا ہے یا مرا بوسہ مدینے کے لئے

مظہرِ معراجِ ہستی دیکھ کر مجھ کو لگے
جیسے ہو محوِ سفر دنیا مدینے کے لئے

زندگانی میں سمے دیوار در دیوار ہیں
اور ہر دیوار میں غرفہ مدینے کے لئے

حسرتِ اذنِ حضوری ہے چنانچہ اب تلک
زیست پر میرا بھی ہے دعویٰ مدینے کے لئے

محوِ دنیا داری ہیں یہ دست و پا یہ تن بدن
گونجتا ہے روح میں نعرہ مدینے کے لئے

جن کو پُر کر کے نگارِ خطۂ قبلہ بنے
پنڈی ہے وہ نقطوں میں نقطہ مدینے کے لئے

نوید ظفر کیانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب میں اپنے آپ سے نکلا مدینے کے لئے
گھاٹیوں نے دے دیا رستا مدینے کے لئے

عکس میرے اُس دیارِ نور کا حصہ بنیں
منعکس کر دے یوں آئینہ مدینے کے لئے

قافلے جیسا بنا ڈالا تھا جذبوں نے مجھے
چل پڑا تھا میں تن تنہا مدینے کے لئے

محوِ نظارہ ہوا دل دیدۂ پر شوق میں
ہر دریچہ وقت نے کھولا مدینے کے لئے

جادۂ دل کب رہا خالی کہ ہم نے ہر گھڑی
قافلہ عشاق کا دیکھا مدینے کے لئے

آبلے پاؤں کے پہیوں کی طرح لگنے لگے
رہگذارِ گُل بنا صحرا مدینے کے لئے

سرخوشی پردیس سے گھر جانے والی سی ہے کچھ
نکلا ہوں گھر کے لئے میں یا مدینے کے لئے

ساقئ کوثر پلائیں گے مئے لطف و کرم
چل اُٹھا کے ساغر و مینا مدینے کے لئے

شافعِ روزِ جزا کے پاس ہے اِس کا علاج
کیوں نہ رکھ لوں میں غمِ عقبیٰ مدینے کے لئے

نوید ظفر کیانی

ایک قطعہ

جب وسیلہ بن گیا میرا مدینے کے لئے
آپ لینے آئے گا رستا مدینے کے لئے
اِذن ہو گا تو پہنچ جاؤں گا بے زادِ سفر
کیوں کروں میں کاوشِ بیجا مدینے کے لئے

ہاشم علی خان ہمدمؔ

ہجرت نامہ

(دِیئے گئے طرحی مصرعے پر لکھی گئی نظم)

تیرہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چلے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینے کے لیے
شہرِ بطحا چھوڑ کر اپنا مدینے کے لیے

دوسری ہجرت رہِ اسلام میں لازم ہوئی
چھوڑ کر جانا پڑا کعبہ مدینے کے لیے

حد سے جب بڑھنے لگے کفار کے ظلم و ستم
حکم ربی سے ملا رستہ مدینے کے لیے

عظمت اسلام کا سورج طلوع ہونے کو ہے
لکھ دیا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ مدینے کے لیے

گھر، قبیلہ، مال و زر، چھوڑا خدا کے واسطے
چھوڑ کر مومن چلے ورثہ مدینے کے لیے

جو کبھی اپنے قبیلے کے بڑے سردار تھے
چل پڑے وہ بھی فقیرانہ مدینے کے لیے

آج تک تاریخ نے ایسا سماں دیکھا نہ تھا
تھا سفر سب کا جداگانہ مدینے کے لیے

ہر کوئی قربان ہونے کے لیے تیار تھا
چل رہے تھے سب دلیرانہ مدینے کے لیے

بے سر و سامان تھے لیکن سخی تھے اس قدر
لے چلے تھے جاں کا نذرانہ مدینے کے لیے

قافلہ ہجرت نہیں رحمت کے رستے پر چلا
چھوڑ کر ظلمت بھری دنیا مدینے کے لیے

بھائی چارے میں نئے رشتے بھی ہونے تھے ابھی
نامکمل تھا ابھی شجرہ مدینے کے لیے

اہل ایماں کی زباں پر بس یہی اعلان تھا
جینا بطحا کے لیے مرنا مدینے کے لیے

عاشقانِ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نقش نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر چل پڑے
سر پہ تھا اسلام کا جھنڈا مدینے کے لیے

چھوڑ کر مولا علی رضی اللہ عنہ کو خواب گاہ عشق میں
خود روانہ ہو گئے خفیہ مدینے کے لیے

ناز کرتا ہے ابھی تک عشق یار غار پر
ہم سفر اپنا چنا ایسا مدینے کے لیے

تین دن ٹھہرے رہے ہمراہ غار ثور میں
مل گیا صدیق رضی اللہ عنہ کو رتبہ مدینے کے لیے

جان سے پیارے عزیزوں کی حسیں بارات تھی
چل رہا تھا عرش کا دولہا مدینے کے لیے

ہجرت طیبہ سنہرے دور کا آغاز تھا
بن گیا عظمت کا یہ قصہ مدینے کے لیے

یہ مدین عشق کا سب سے بڑا اعزاز ہے
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے تحفہ مدینے کے لیے

جس گھڑی روشن ہوا یثرب میں وہ ماہ تمام
نام رائج ہو گیا طیبہ مدینے کے لیے

جب لکھا تقدیر نے شہر نبی ﷺ کے واسطے
باعث توقیر تھا لمحہ مدینے کے لیے

رزم گاہ وقت کو امن و اماں بخشا گیا
بن گیا معراج کا زینہ مدینے کے لیے

دَف بجاتی بچیاں نعت نبی ﷺ پڑھنے لگیں
سج گیا میلاد کا میلہ مدینے کے لیے

اونٹنی ٹھہری جہاں رکھا قدم سرکار ﷺ نے
تھا در ایوب رضی اللہ عنہ کا جلوہ مدینے کے لیے

سب کے سب انصار سے ملتے ہی بھائی بن گئے
ہو گیا ایمان کا رشتہ مدینے کے لیے

مسجد نبوی ﷺ میں بنیاد نظام نو پڑی
آپ ﷺ نے سجدہ کیا پہلا مدینے کے لیے

نالۂ دل بھی مرا اک ہجر نامہ ہو گیا
جس نے بھی ہمدم پڑھا تڑپا مدینے کے لیے

طیبۂ جاں میں بہار نعت ہے ہمدم یہی
کھل رہا ہے کوئی گل دستہ مدینے کے لیے

ہاشم علی خان ہمدم

مدینہ

آرزو مدینہ ہے، جستجو مدینہ ہے
اور کیا ہے دنیا میں، چارسو مدینہ ہے

دل درود پڑھتا ہے، جاں سلام پڑھتی ہے
دھڑکنوں کی آپس میں گفتگو مدینہ ہے

بود حسن عالم ہے، نقش رمز عالم ہے

گلستان ہستی میں رنگ و بو مدینہ ہے

بہہ رہی ہے طیبہ میں جوئے رحمت عالم ﷺ

عرصہء محبت میں جو بہ جو مدینہ ہے

گلشن رسالت ہے ، پھول ہیں تصور میں

خلد کی بہاریں ہیں، کو بہ کو مدینہ ہے

دل دیارِ ہستی میں چل رہا ہے مدت سے

قافلہ ہے نسبت کا، سو بہ سو مدینہ ہے

سرزمین کعبہء جاں، دل حجاز اقدس ہے

اور حجاز اقدس کی آبرو مدینہ ہے

اس ہرے نگینے میں جان ہے غلاموں کی

سبز سبز گنبد سے، خوب رو مدینہ ہے

دِل نشیں نظارے ہیں، نور کے اجالے ہیں

آئینے میں کیا دیکھیں، روبرو مدینہ ہے

نام بھی مثالی ہے ، حسن بھی مثالی ہے
نام جس کا جنت ہے، ہو بہ ہو مدینہ ہے

آگہی کا محور ہے ، زندگی کا مقصد ہے
ہر نظامِ دوراں میں سرخ رو مدینہ ہے

دِل فضائے طیبہ میں شاد باد رہتا ہے
حرفِ نعت میں ہمدَم خوش نمو مدینہ ہے

تعظیم احمد

ایک قطعہ

ہے تڑپتا خوب دل میرا مدینے کے لئے
معجزہ یارب تو کر ایسا مدینے کے لئے
کوئی چارہ ہے نہیں کیسے مدینے جاؤں میں
ہیں بلاتے مصطفیٰ ﷺ مکہ مدینے کے لئے

ڈاکٹر محمد اظہر خالد حاشر

خیر پور ٹامیوالی

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کاش ہو جائے سفر میرا، مدینے کے لئے
کر دوں قرباں ساری یہ دنیا، مدینے کے لئے

میں بھی بن جاؤں مسافر پاک دھرتی کی طرف
فضل رب سے نام ہو اپنا، مدینے کے لئے

پیارے اللہ سے گزارش عاجزی سے کر رہا
کر دے آساں میرا بھی رستہ، مدینے کے لئے

روتے روتے چل پڑوں گا جانب آقا ﷺ کبھی
اپنی نعتوں کا لئے تحفہ، مدینے کے لئے

اپنے گھر میں ہر گھڑی میں کر رہا ہوں انتظار
رب مقدر میں کرے جانا، مدینے کے لئے

لوٹ کر واپس نہ آؤں میں مدینے سے کبھی
انتظام اب ہو جئے ایسا، مدینے کے لئے

نعت لکھنے میں مگن اظہر خدا کے فضل سے
ہنستے ہنستے یہ چلا جاتا، مدینے کے لئے

ڈاکٹر محمد اظہر خالد حاشر

خیر پور ٹامیوالی

مدینہ

مدینہ کی فضائیں ، مانگتا ہے
وہ پاکیزہ ہوائیں ، مانگتا ہے

دل بے تاب قابو میں نہیں ہے
نبی ﷺ کے شہر جائیں ، مانگتا ہے

دل مضطر نبی ﷺ کے شہر کی پھر
اذانوں کی صدائیں ، مانگتا ہے

خدا کے فضل سے طیبہ میں پہنچیں
وہیں جیون بتائیں ، مانگتا ہے

نبی ﷺ کے پاس بیٹھیں روتے روتے
انہیں نعتیں سنائیں، مانگتا ہے

دِلوں میں سب کے اُتریں میرے اللہ
یہ دیوانہ ندائیں ، مانگتا ہے

خدائے پاک اظہر کو مدینہ
دوبارہ سے دکھائیں ، مانگتا ہے

انجینیر سخی سرمست

گلبرگہ شریف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ ربِّ لم یزل اترا مدینے کے لئے
بہتا ہے الطاف کا دریا مدینے کے لئے

اے خدا دکھلا کبھی مجھ کو مدینے کی بہار
دل تڑپتا ہے سدا میرا مدینے کے لئے

مکہ سے رونق چلی ہے رحمت و انوار کی
کر کے ہجرت جب چلے آقا ﷺ مدینے کے لئے

اذن مل جائے حضوری کا جسے سرکار ﷺ سے
کھلتا ہے اس شخص پر رستہ مدینے کے لئے

شہرِ یثرب بن گیا شہرِ مدینہ اس گھڑی
جب دعا مانگے رسول اللہ ﷺ مدینے کے لئے

زندگی کی دوڑ میں جتنے اٹھے میرے قدم
"کاش اٹھتا ہر قدم میرا مدینے کے لئے"

حالِ دل روشن ہے میرا آپ پر یا مصطفیٰ ﷺ
اب مجھے دے دیجئے مژدہ مدینے کے لئے

اپنے بستر پر علی کو چھوڑ کر ہجرت کی شب
حکمِ رب سے چل پڑے آقا ﷺ مدینے کے لئے

جب محمد مصطفیٰ ﷺ آئے ہیں غارِ ثور میں
جالا مکڑی کا بنا رستہ مدینے کے لئے

اونٹنی سرکار ﷺ کی ٹھہری جہاں آقا ﷺ رُکے
دِل میں اتنا سوچ کر جانا مدینے کے لئے

دھڑکنوں کی بھی صدا اونچی نہ ہو دربار میں
باادب تم سر تا پا جانا مدینے کے لئے

وہ مقدر کا سکندر ہے سنو تم جان لو
یاد فرمائے جسے آقا ﷺ مدینے کے لئے

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام مدینے کے لئے۔

مشاعرہ رنگ طرحی مشاعرہ و نظم رنگ۔

وضاحت یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم **موجِ غزل** کے فیس بک پر منعقد کردہ **مشاعرہ نمبر ۴۰۹** پر مشتمل ہے۔

صفحات ۷۵

تاریخ مشاعرہ ۲۳ مارچ ۲۰۲۴ئ

منتظمین ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ۔

پبلشر مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔

برقی ڈاک nzkiani@gmail.com

ارکائیو ربط archive.org/details/@nzkiani

موجِ غزل

کے ہفتہ وار مشاعرے

طرحی رنگ

پابند ردیف رنگ

اصنافِ سخن رنگ

منفرد ردیف رنگ

منفرد بحر رنگ

اسمِ ہائے ربانی رنگ

منفرد قوافی رنگ

موضوعاتی رنگ

مزاحیہ رنگ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام